بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ہر روز جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۹ شوال ۱۳۸۹ھ - ۱۹ فتح ۱۳۴۸ھش - ۱۹ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۹۲

آجکل ربوہ میں بحمد اللہ ہر طرف سرگرمی، دوڑ دھوپ اور گہما گہمی کا دور دورہ ہے

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات بڑی تیزی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں

انشاء اللہ امسال پہلی بار مشینوں کے ذریعہ روٹیاں تیار کرنے کا تجربہ بھی کیا جائے گا

ربوہ — جلسہ سالانہ کی ایک پیشگی برکت کے طور پر ربوہ میں ماہِ فتح (دسمبر) غیر معمولی سرگرمی، دوڑ دھوپ اور گہما گہمی کا مہینہ ہوتا ہے اس لئے کہ ہر طرف بصد اشتیاق جلسہ سالانہ کی تیاری ہو رہی ہوتی ہے۔ دسمبر کے شروع ہوتے ہی جلسہ کے انتظامی شعبے تو حرکت میں آتے ہی ہیں شہری اور جماعتی زندگی کا ہر شعبہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جہاں دکاندار ضروری سامان فراہم کرنے اور اپنی دکانوں کو سنوارنے میں مصروف ہو جاتے ہیں وہاں چھاپہ خانے جلسہ پر شائع ہونے والی نئی کتابیں چھاپنے کے لئے دن رات کام کرنا شروع کر دیتے ہیں مشینوں کی گڑگڑاہٹ دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی تھمنے نہیں پاتی۔ اُدھر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور دیگر شعبہ جات اپنی جگہ مصروف ہوتے ہیں تاکہ جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں اور جماعتوں کو ضروری معلومات، لٹریچر اور ہدایات وغیرہ مہیا کر سکیں۔

الغرض ہر طرف سرگرمی، دوڑ دھوپ اور گہما گہمی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ آجکل اہلِ ربوہ اسی دوڑ دھوپ، سرگرمی اور گہما گہمی میں ہنسی خوشی اپنے دن اور رات بسر کر رہے ہیں اور بشدت منتظر ہیں کہ مسیحِ پاک علیہ السلام کے مہمان آئیں پہلے سے کہیں بڑھ کر تعداد میں آئیں اور انہیں خدمت کا موقع عنایت کریں۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ کا دفتر یوں تو گزشتہ کئی ماہ سے مصروفِ کار ہے لیکن عید الفطر کے بعد سے تو اس کے جملہ انتظامی شعبے پوری سرگرمی کے ساتھ مصروفِ کار ہو گئے ہیں اور انہوں نے باقاعدہ ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے جملہ ابتدائی انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ محترم جناب سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے کل نمائندہ الفضل کو ایک ملاقات میں انتظامات کی بعض تفاصیل سے آگاہ فرماتے ہوئے انتظامات کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے کی رفتار پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

آپ نے بعض نئے انتظامات اور تجربہ کے رنگ میں کئے جانے والے بعض اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے عین مطابق اُس کے فضل سے سال بہ سال مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس اضافہ کی نسبت سے مزید نانبائیوں کا حصول مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس دقت اور مشکل پر قابو پانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی میں گزشتہ چند سالوں کے دوران روٹیاں پکانے والی مشینیں حاصل کرنے کے سوال پر غور ہوتا رہا ہے۔ امسال پہلی بار دو مشینیں تیار کروائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک مشین جو کراچی میں تیار ہوئی ہے لنگر خانہ ۱ میں نصب کی جا چکی ہے یہ نسبتاً چھوٹی مشین ہے۔ اس پر ایک وقت میں دو نانبائی اور دو پیڑے بنانے والے کام کریں گے اور یہ ۸۰۰ (آٹھ صد) روٹیاں فی گھنٹہ تیار کرے گی۔ اسی طرح ایک اور مشین کے پارٹس بھی ربوہ پہنچ چکے ہیں اور اسے آجکل اسیمبل (Assemble) کیا جا رہا ہے۔ مکرم جناب منیر احمد صاحب انجینئر آف کراچی اور مکرم جناب نعیم احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اس مشین کو مکمل کرنے اور اسے خاطر خواہ طریق پر چالو ہونے کے قابل بنانے میں بڑی محنت اور تندہی سے دن رات کام کر رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مشین بھی جلسہ سے قبل تیار ہو گئی تو اس پر انشاء اللہ العزیز نانبائیوں کی مدد کے بغیر ہی دو ہزار روٹیاں فی گھنٹہ تیار ہو سکیں گی۔ مزید برآں آئندہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک تیسری مشین حاصل کرنے کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ یہ مشین آجکل مکرم اعجاز احمد صاحب کی زیرِ نگرانی لندن میں تیار کرائی جا رہی ہے۔

محترم جناب افسر صاحب جلسہ سالانہ نے دورانِ گفتگو مزید بتایا کہ چونکہ امسال مشینوں کے ذریعہ روٹیاں تیار کرنے کا

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ فتح — جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت انفلوئنزا کے کچھ اثر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۸ فتح — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ رات نیند آ گئی اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن کمزوری بدستور ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۸ فتح — حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی گزشتہ ایک ماہ کے قریب انفلوئنزا سے شدید بیمار رہی ہیں۔ اب دو روز سے فرق پڑنا شروع ہوا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین۔

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی امیر جماعت و انچارج مبلغ لائبیریا (مغربی افریقہ) وہاں نو سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۱۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو بیش از بیش خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

عالمگیر زبانوں کا جلسہ

انشاء اللہ حسبِ سابق امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام جلسہ سالانہ کے موقع پر "عالمگیر زبانوں کا اجلاس" منعقد ہوگا۔ تمام ایسے غیر ملکی احمدی حضرات جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں نیز دوسرے احمدی دوست جو کسی غیر ملکی زبان پر عبور رکھتے ہوں سے گزارش ہے کہ جلد از جلد خاکسار کو ذیل کے کوائف سے آگاہ فرمائیں:

۱۔ زبان کا نام
۲۔ جس ملک میں بولی جاتی ہے اس کا نام
۳۔ اہلِ زبان کی اندازاً تعداد؟

مہتمم تحریکِ جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

منصور احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ فتح ۱۳۴۸ ہش

مسلمانوں کی موجودہ دردناک حالت

(۲)

معاصر کے الفاظ میں اگرچہ

"ایک تو بشارت کے سنانے والوں کی کمی نہیں، یہ اُمت ایک لمبے عرصے سے بشارتیں ہی نہیں سنا رہی ہے فضائل الحال سے تمناؤں اور آرزوؤں تک، سبھی ہمارے خطبات اور مواعظ کا اصل مواد رہے ہیں۔" (المنبر لائلپور ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء صفحہ اوّل)

باوجود اس کے

"لیکن ہوا یہ ہے کہ جہاں تک دینی حمیت و غیرت کا تعلق ہے اور جہاں تک جذبہ اطاعت اور عملی زندگی میں کتاب و سنت کی اتباع کا عنوان ہے ہم روز افزوں تنزل کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اب حالت یہ ہے کہ ہم نے بحیثیت قوم اپنے فرائض سے کوتاہی اور اپنے ذمہ عائد حقوق کو تو نظر انداز کر دیا ہے اور جن چند اعمال کے فضائل ہم نے مسلسل سہے ہیں، دین دار حلقے بھی انہی اعمال کی ظاہری صورت تک محدود ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک دو فیصد تعداد مسلمانوں کی مساجد سے تعلق رکھتی ہے، پردہ اور اندرون خانہ عائلی امور شریعت کی پابندی کا حال اس سے بھی ابتر ہے، معیشت میں حلال و حرام کا لحاظ عنقا سا ہو رہا ہے، دنیوی امور و معاملات میں امانت کی جگہ خیانت، سچ کے بجائے جھوٹ فروغ پذیر ہے۔ دیانت مغلوب اور دھوکہ غالب، خود غرضی معمول اور ایثار و قربانی متروک، اپنی لذت آفرینی کے لئے دوسروں کی زندگیوں کو تلخ بنا دینا ہمارا شب و روز ہے۔

اور — جہاں تک ہماری اجتماعی زندگی کے مختلف شعبوں مثلاً سیاست، معیشت، معاشرت دفاع اور دوسری عنوانات کا تعلق ہے ہر شخص اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ دُنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ملک ایسا نہیں جو کہ اغیار کا دست نگر نہ ہو — بلکہ کہنا چاہیئے کہ ہم اسلحہ حاصل کر کے، گیہوں اور تیل کے عوض اور بسا اوقات تو اپنے دین کو بیچ دیتے ہیں اور یہ حالت تو گویا ہمارا مقدر بن چکی ہے کہ ہم اپنے ملکوں کی آزادی اور سالمیت کو اَن داتا اور اسلحہ عطا کرنے والے ملکوں کے ہاتھوں خطرے میں دیکھتے ہیں۔ لیکن مدد و تعاون اور قرضوں کے زنجیر میں ہم اس طرح سے جکڑے ہوتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے اور اسی ڈگر پر چلنے کو ناگزیر خیال کرتے ہیں جو کہ ہمارے خدا تعالےٰ، رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام کے دشمن ہمارے لئے متعین کرتے ہیں۔" (ایضاً)

سوال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام کا وہ کیا طریق ہے جس کے متضاد ہمارے دشمن ڈگر متعین کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کو نعوذ باللہ جھوٹا سمجھ رکھا ہے کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

اور پھر اس حدیث کو بھی فراموش کر دیا ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ تجدید دین کے لئے خود ایسے لوگ ان کے ساتھ ایسی جماعتیں کھڑا کرے گا جو محولہ بالا آیہ کریمہ کی روشنی میں ذکر کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں گے ان کو چھوڑ کر محض عقلی تدابیر سے یہ قافلہ آگے نہیں چلے گا بلکہ عقلمندوں کے فلسفوں کی بھول بھلیوں میں پریشان ہو کر صراطِ مستقیم سے ہٹا رہے گا۔ صراطِ مستقیم کی نشان دہی اللہ تعالےٰ نے خود قرآنِ کریم میں کر دی ہوئی ہے اور اللہ تعالےٰ کی سنت یہی ہے کہ جب کبھی کسی اُمت میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو وہ خود اپنا کوئی بندہ کھڑا کرتا ہے جو میرِ قافلہ بنتا ہے اور قافلہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ بیشک سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کے وقت جو طوفان آیا تھا اس سے اللہ والوں کو اللہ تعالےٰ نے ہی بچایا تھا مگر کشتی نوح علیہ السلام کے ذریعہ بنی تھی اور آپ ہی کے ذریعہ کنارے پر پہنچائی گئی تھی۔ اسی طرح اِس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ اپنی سُنّت کے مطابق دین کی کشتی کو پار لگائے گا۔ جیساکہ علامہ اقبال نے بھی فرمایا ؎

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

ربوہ دمِ مسیح سے ہے کوئے زندگی

ربوہ دمِ مسیح سے ہے کوئے زندگی
پھوٹی ہے اس زمیں سے نئی جوئے زندگی

گھر گھر سے اُٹھ رہے ہیں تلاوت کے زمزمے
گونجی ہوئی ہے شہر میں ہا ہوئے زندگی

ہر رُخ پہ رنگ لالۂ باغِ بہشت ہے
ہر اِک نگہ ہے نافۂ خوشبوئے زندگی

دُنیا پہ چھا گیا ہے جو الحاد ہر طرف
یہ موت کا طمانچہ ہے بر روئے زندگی

برکات کا نزول ہے ربوہ میں رات دن
تنویرؔ ذرّہ ذرّہ ہے مشکوئے زندگی

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دُور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تاریخِ اسلام کا ایک خونچکاں اور عبرت انگیز ورق

منافقین کی ہلاکت آفرینیوں اور تباہ کاریوں کے چار لرزہ خیز واقعات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

نزول ملائکہ اور اس کا ردعمل

ربانی مصلحین کی بعثت نوعِ انسانی کی تاریخ کا اہم ترین واقعہ ہے۔ جبکہ انتشارِ روحانیت کا ایک نیا انقلابی دور شروع ہوتا ہے۔ رب العالمین کی تجلیات نئی شان سے جلوہ گر ہوتی ہیں۔ اور آسمانی بادشاہت کے قیام کے لئے ملائکہ کی آسمانی فوجیں بکثرت نازل ہو کر اپنی تحریک سے ذہنوں اور طبیعتوں میں زبردست جنبش پیدا کر دیتی ہیں۔ لیکن جس طرح بارش کے اثرات ہر زمین پر جدا جدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح فرشتوں کی تحریک کا ردعمل بھی مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ جہاں راستی کے فرزند خدا کے راستبازوں اور پاکبازوں کی طرف دیوانہ وار کھچے چلے جاتے ہیں اور پروانوں کی طرح فدا ہو جاتے ہیں۔ وہاں تاریکی، شرارت اور شیطنت کے خوگر انسان خواب غفلت سے جاگنے کے باوجود حق و صداقت کا کھلم کھلا انکار کر دیتے ہیں ؎

باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

مصلحین کے لباس میں مفسدوں کا ناپاک گروہ

مامور وقت سے اخلاص و عقیدت رکھنے والوں اور اس کی مخالفت میں ڈٹ کر سامنے آ جانے والوں کے علاوہ معاشرہ میں ایک تیسرا گروہ بھی ابھر آتا ہے۔ یہ ناپاک گروہ جسے قرآنی اصطلاح میں منافق کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اگرچہ مومنوں اور کافروں دونوں سے اپنے گہرے روابط و تعلقات استوار رکھتا ہے۔ مگر درپردہ اس کی دلی ہمدردیاں تمام تر کافروں کے ساتھ ہوتی ہیں۔ وہ "مصلح" کا روپ دھار کر خدا کی جماعت میں فتنہ و فساد کے طوفان کھڑا کرنے کی کوشش کرتا اور اسلام کے مقدس قافلہ کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے ہر ممکن حربے باندھتا ہے

قرآن مجید میں منافقین سے چوکس رہنے کی تاکیدی ہدایت

یہ بدباطن اور فتنہ پرداز عنصر چونکہ اپنی نقل رسانی کے اعتبار سے کافروں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک کے آغاز میں ہی اس کا تفصیلی ذکر فرما دیا ہے۔ اور واضح لفظوں میں ان کی دھوکہ دہی اصلاح کے پردہ میں مفسدہ پردازی اور جماعت مومنین سے استہزاء اور دیگر شیطانی کارروائیوں کو بے نقاب کر کے مسلمانوں کو ان کی شر انگیزیوں سے ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

تاریخ اسلام کی شہادت

چنانچہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں کی تاریخ شاہد ناطق ہے کہ امت مسلمہ کو کفر کے ہاتھوں وہ نقصان نہیں پہنچا جو منافقت کی دست درازیوں اور چیرہ دستیوں کے نتیجہ میں اسے اٹھانا پڑا بلکہ حق یہ ہے کہ مسلمانوں کی بہت سی گذشتہ پرشکوہ اور عظیم الشان حکومتیں جو اپنے زمانہ کے علمی ارتقاء کے اعتبار سے عہد حاضر کی روسی، امریکی اور برطانوی حکومتوں کے ہم پلہ تھیں۔ اور دین کے دنیا کے علوم و فنون کا گہوارہ اور حق و معرفت کا مرکز تھیں۔ منافقوں کی خطرناک ریشہ دوانیوں اور شرمناک سازشوں کا شکار ہو گئیں۔ کروڑوں مسلمان نہایت بے رحمی سے تہ تیغ کئے گئے۔ اور ان کے تہذیب و تمدن کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔ بہاں لٹ گئے، عصمتیں پارہ پارہ ہو گئیں۔ غرضکہ ایسے ایسے خونین مظالم ڈھائے گئے کہ ان کا تصور کر کے آج بھی زبانیں گنگ ہو جاتی کلیجہ منہ کو آتا اور دل خون کے آنسو روتا ہے۔

منافقت کے شجرہ خبیثہ کا پہلا بیج بونے والا

اسلام کے پاکیزہ اور مقدس درخت کے ساتھ منافقت کے شجر خبیثہ کا پہلا بیج عہد نبوی میں قبیلہ خزرج کے رئیس عبداللہ بن ابی بن سلول نے بویا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل اس شخص کو مدینہ کے دو قبائل (اوس و خزرج) نے اسے اپنا سردار بنانے کی تجویز کی ہوئی تھی۔ اور اس کی باقاعدہ تاج پوشی کے لئے بھی تیاری ہو رہی تھی کہ اسلام کا چرچا مدینہ میں شروع ہوا۔ اور پھر جلد ہی آفتاب نبوت کا مدینہ کے افق پر طلوع ہو گیا۔ اور اسلام کی پہلی حکومت کی بنیاد پڑی۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کو اپنے ایک حریف و رقیب کی آمد سمجھا جس نے اس سے سرداری کا تاج چھین لیا تھا۔ چنانچہ اس کے دل میں حسد و عداوت کی آگ سلگنے لگی اور وہ ایک مسلمان کا لبادہ اوڑھ کر اپنے ساتھیوں سمیت اندر ہی اندر اسلامی سلطنت اور سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف خفیہ انتقامی کارروائیوں میں مصروف ہو گیا۔ اور اس فرض کے لئے یہ جیسے بدترین منافق اسلام کے ساز باز کر لی۔

عبداللہ بن ابی کی منافقانہ چالبازیوں کا سلسلہ سالہا سال تک جاری رہا۔ چنانچہ علامہ ابن جریر طبری نے لکھا ہے۔ شوال ۵ھ (مطابق مارچ اپریل ۶۲۷ء) میں آنحضرت نے بنی قینقاع کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ روز کے بعد انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنے آپ کو آنحضرت کے حوالے کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سب کو قتل کر دینا چاہتے تھے مگر عبداللہ بن ابی نے ان کی سفارش کی اور پھر بے ادبی اور بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضور کے گریبان مبارک کو پکڑ لیا حضور کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ اور دو بار فرمایا کہ میرا گریبان چھوڑ دو مگر اس بدبخت نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ میرے موالیوں کی جان بخشی نہ کر دیں گے آخر رحمۃ للعالمین نے اس کی سفارش کا

خیال جاری فرما دیا۔ ۳ھ میں غزوہ احد پیش آیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہزار صحابہؓ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے (احد اور مدینہ کے درمیان) شوط مقام تک پہنچے تو ابن سلول اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر واپس آ گیا۔ ۵ھ میں آنحضرت نے غزوہ بنی المصطلق کے اختتام پر مریسیع مقام پر مسلمانوں کو خانہ جنگی کی آگ میں دھکیلنے کی انتہائی کوشش کی۔ اور اپنے ساتھیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجر مسلمانوں کے خلاف بہت کچھ اکسایا اور کہا کہ تم نے ان بے خانماں لوگوں کو پناہ دے کر اپنے سر پر چڑھا لیا ہے اب بھی تمہیں چاہیئے۔ کہ ان کی اعانت سے دستکش ہو جاؤ۔ پھر یہ خود بخود چھوڑ چھاڑ کر چلے جائیں گے۔ یہی نہیں اس ذلیل ترین انسان نے اپنے خبث باطنی کا ثبوت دیتے ہوئے یہاں تک کہہ ڈالا۔ کہ

لئن رجعنا الی المدینۃ
لیخرجن الاعز منھا الاذل
(المنافقون ع ۱)

یعنی اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے۔ تو جو مدینہ کا سب سے معزز آدمی ہے۔ وہ مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی کو اس سے نکال دے گا۔ معزز الذکر آدمی سے اس کی مراد اپنا وجود تھا۔ اور ثانی الذکر سے اس کا اشارہ نبیوں کے سردار اور رسولوں کے فخر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستود صفات کی طرف تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کی آخری شرارت یہ تھی کہ انہوں نے قیصر سے گٹھ جوڑ کر لیا جس کے نتیجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رجب ۵ھ مطابق نومبر ۶۲۵ء کو رومی سلطنت کے مقابلہ کے لئے تیس ہزار فوج لے کر شام کی سرحد تک جانا پڑا۔ اسی سفر کے دوران میں منافقوں نے مسجد ضرار کو اپنی خفیہ شرارتوں کا اڈہ بنائے رکھا۔ آنحضرت تبوک سے واپس تشریف لائے تو اللہ کے حکم سے اسے منہدم کرا دیا۔ اور ابی بن سلول اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے دو ماہ بعد اپنی موت مر گیا۔ اور اس کی پارٹی تتر بتر ہو گئی

عبداللہ بن سبا کا فتنہ منافقین

اگرچہ عہد نبوی میں منافقت کا سرسبز سیلاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس شخصیت کے متعلق بکھر کر پاش پاش ہو گیا۔ مگر حضرت عثمانؓ کے دور میں اسے دیکھتے ہی دیکھتے ایک خوفناک فتنہ کی شکل اختیار کر لی۔ یہ فتنہ جس نے عالم اسلامی کی جڑیں ہلا دیں۔ اور نظام خلافت کو تہ و بالا کر دیا۔ عبداللہ بن سبا

کے ہم نام عبد اللہ بن سبا نے اٹھایا تھا۔ حضرت سیدنا المصلح الموعود نے اپنے مشہور لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" میں اس فتنہ کے پس منظر اور اس کے خوفناک نتائج پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اور نہایت شرح و بسط سے بتایا ہے کہ کس طرح یمن کے اس چالاک اور عیار یہودی نے اسلام قبول کرنے کے بعد نظام خلافت کو (جو صحیح اسلامی حکومت کی روح رواں ہے) ختم کرکے اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کی منظم سازش کی۔ اور تمام بلاد اسلامیہ کا دورہ کرکے ہر جگہ اپنے ڈھب کے آدمی چن کر اپنی شرارت کے اڈے قائم کئے۔ اور کوفہ دمشق فسطاط۔ بصرہ۔ شام مصر میں حضرت عثمان اور ان کے عمال حکومت کے خلاف فتنوں کی آگ بھڑکا دی۔ اور بالآخر مدینہ کا محاصرہ کرکے بیت المال کو لوٹنے کے بعد حضرت عثمان (آنحضرت کے خلیفہ ثالث) کو شہید کروا دیا۔ خلیفہ رسول کی مقدس لاش تین روز تک بے گور و کفن پڑی رہی۔ تیسرے روز مغرب و عشاء کے درمیان جنازہ اٹھایا گیا۔ صرف سترہ آدمیوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور آپ جنت البقیع کے قریب حش کوکب میں رنگین کپڑوں میں سپرد خاک کئے گئے۔ آپ کے دونوں غلاموں کی لاشوں کو باہر جنگل میں کتوں کے سامنے پھینک دیا گیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت عثمان کی المناک شہادت کے بعد نہ صرف اسلامی فتوحات کا سلسلہ یکایک رک گیا بلکہ مسلمانوں میں باہمی جنگوں اور فتنوں کا وسیع دروازہ کھل گیا۔ جس نے پوری دنیائے اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

بغداد کی تباہی میں ابن علقمی کا عملی دخل

بغداد کی عباسی حکومت کا دور مسلمانوں کے علوم و فنون کی ترقی کا ایک سنہری دور سمجھا جاتا ہے۔ اس دور میں منصور، ہارون الرشید، مامون اور معتصم کی زبردست کوششوں سے مسلمانوں کی مادی ترقی اوج ثریا تک پہنچ گئی۔ اور بغداد ساری دنیا کا استاد بن گیا۔ مگر ان کے جانشینوں کو فرمانروائی کی پہلی سی قوت و شوکت حاصل نہ ہو سکی۔ اور نہ وہ علم و تہذیب کی گزشتہ روایات کو برقرار رکھنے کی نمایاں کوشش کر سکے۔ ان کا اکثر زمانہ حکومت اندرونی فتنوں کے دبانے پر گزرا۔ اور وہ صرف نام کے تاجدار رہ گئے۔

بایں ہمہ اس طوائف الملوکی اور افراتفری کے باوجود بغداد کی شمار دنیائے اسلام کے سب سے آباد، بارونق اور ممتاز ترین شہروں میں ہوتا تھا۔ بغداد کا یہ پرشکوہ شہر جو اپنے زمانہ میں عروس البلاد قرار دیا جاتا اور علوم و فنون کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ ۶۵۶ھ تاتاریوں کے ہاتھوں تاخت و تاراج ہوا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ چنانچہ تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ عباسی بادشاہ معتصم کے وزیر ابن علقمی نے تاتاریوں کے بادشاہ اور چنگیز خاں کے پوتے ہلاکو خان کو بغداد پر حملہ کرنے کے لئے ابھارا۔ ہلاکو اطلاع ملتے ہی فوراً روانہ ہو گیا۔ اور ۵ محرم ۶۵۵ھ کو بغداد پر فوج کشی کر دی۔ بیچارے معتصم میں مقابلہ کی سکت نہ تھی۔ چند دن کے اندر اندر تاتاری شہر پر قابض ہو گئے اور سب سے پہلے مسلمان بادشاہ کو ڈنڈے مار مار کر ڈھیر کر دیا۔ اور اس کی لاش کو پیروں میں مسلا۔

وحشی تاتاریوں نے معتصم کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد سولہ لاکھ مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ عورتوں اور بچوں نے نکلنا چاہا۔ لیکن تاتاریوں نے ان کو بھی نہایت بے شرمی اور بے دردی سے ختم کر دیا۔ بغداد میں چالیس روز تک قتل و غارت کا بازار گرم رہا۔ خون مسلم کی یہ ارزانی ہوئی کہ دجلہ کا پانی سرخ ہو گیا۔ اور عباسی کتب خانوں کا تمام قیمتی اور نایاب لٹریچر جو صدیوں کی علمی کاوشوں کا نچوڑ اور سرمایہ حیات تھا اس میں ڈبو دیا گیا۔ بغداد پر قبضہ کے بعد پورا عراق تاتاریوں کے زیر نگیں آ گیا۔

ابن طقطقی کا بیان ہے کہ تاتاریوں کے ہاتھوں بغداد پر یہ گزری۔ اس کا اجمالی حال سننا بھی بڑی بات ہے۔ اس کی تفصیل بغداد کی تباہی عالم اسلام کے لئے قیامت صغریٰ تھی۔ جس نے دنیا بھر کے مسلمانوں میں صف ماتم بچھا دی۔ اور شعراء نے پُر سوز مرثیے لکھے۔ جس میں تقی الدین ایسر کا عربی مرثیہ اور سعدی شیرازی کا عربی اور فارسی زبانوں میں مرثیہ بہت دردناک ہیں۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ اسلام حصہ چہارم مرتبہ شاہ معین الدین احمد ندوی)

ابو عبد اللہ کے ہاتھوں مسلم سپین کی تباہی و بربادی

سلطنت بغداد کے بعد جس مسلم حکومت نے انتہائی عروج حاصل کیا۔ مگر منافقت اور غداری کے نتیجہ میں پیوند خاک ہو گئی سپین کی حکومت تھی۔ جس پر مسلمان ۷۱۱ء سے لے کر ۱۴۹۲ء تک حکمران رہے۔ سپین کا آخری مسلمان کہلانے والا بادشاہ ابو عبد اللہ تھا۔ یہ غدار ملت درپردہ عیسائی بادشاہ فرڈی نینڈ اور ملکہ ازابیلا سے ساز باز رکھتا تھا اور ان سے خفیہ روپیہ کے لالچ میں اندلس میں مسلمانوں کی آخری پناہ گاہ غرناطہ کو عیسائیوں کے حوالے کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی تھی۔

ابو عبد اللہ نے قصر الحمراء میں تمام اکابر غرناطہ کی مجلس مشاورت منعقد کی۔ غیور مسلمان چاہتے تھے کہ پوری مردانگی، شجاعت اور جانبازی سے دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ مگر اس نے اپنے وزیر ابو القاسم عبد الملک کی معرفت صلح کی پیشکش کی۔ اور غرناطہ کے معاوضہ میں ایک کروڑ چالیس لاکھ پاؤنڈ کی رقم لینے کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ اور طے پایا کہ یہ رقم اس وقت دی جائے گی جب قلعہ الحمراء پر قبضہ ہو جائے۔ اور یہ چاہے اندلس رہے یا افریقہ رخصت ہو جائے۔ بحری سفر کے اخراجات بھی عطا کئے جائیں گے۔ اور اس کے لئے صرف دو ماہ کی مہلت دی گئی ہے۔

معاہدہ کے مطابق ۲ جنوری ۱۴۹۲ء کو ابو عبد اللہ نے اپنے اہل و عیال کو الحمراء سے روانہ کر دیا۔ اور خود پچاس رفقاء سمیت باب الجدور سے نکل کر باہر آیا۔ جہاں فرڈی نینڈ اور ازابیلا معہ حشم و خدم کھڑے تھے۔ ابو عبد اللہ نے تعظیماً گھوڑے سے اترنا چاہا لیکن فرڈی نینڈ نے منع کیا۔ صرف مصافحہ کرکے کنجی لے لی۔ اور مسلمانوں کی سات سو سالہ حکومت کا آفتاب غروب ہو گیا۔

سقوط غرناطہ کے بعد مسلمانوں کو سترھویں صدی کے شروع تک چن چن کر ختم کیا گیا۔ مشہور فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاؤ لیبان "تمدن عرب" میں لکھتا ہے۔

"فرڈی نینڈ نے از روئے معاہدہ عربوں کو مذہب اور زبان کی آزادی دی تھی۔ لیکن ۱۵۰۰ء سے وہ مظالم شروع ہو گئے جو ایک صدی کے اندر ان کے اخراج کلی پر منتہی ہوئے پہلے تو وہ بجبر عیسائی بنائے گئے اور پھر جہاں تک ممکن ہوا آگ میں جلایا۔ ۱۵۰۲ء میں عام اشتہار دیا کہ کل عرب ایک مرتبہ ملک سے نکل جائیں ..... راہب بیلڈا... نہایت خوشی سے بیان کرتا ہے۔ کہ ان عربوں میں سے تین حصہ راہ میں قتل کر دیئے گئے ایک ہی جماعت میں جس میں ایک لاکھ چالیس ہزار عرب افریقہ کو جا رہے تھے۔ ایک لاکھ مار ڈالے گئے۔ چند مہینے کے اندر اندلس سے دس لاکھ سے بھی زیادہ آدمی نکل گئے۔ سیری یوٹا اور اکثر مورخین اندازہ کرتے ہیں کہ فرڈی نینڈ کی فتح سے لے کر مسلمانوں کے اخراج تک اندلس سے تیس لاکھ رعیت نکل گئی ہوگی"۔ یہ دردناک واقعات بتانے کے بعد گستاؤ لیبان لکھتا ہے کہ "یہ کہا جا سکتا ہے کہ وحشی سے وحشی اور بے رحم سے بے رحم ملک گیروں نے کبھی اس قسم کے دردناک قتل عام کا دھبہ اپنے دامن پر نہیں لگایا"۔

(صفحہ ۲۵۳ اردو ترجمہ مطبوعہ اعظم سٹیم پریس حیدر آباد دکن)

الغرض ابو عبد اللہ کی منافقت اور غداری کا خمیازہ ہسپانیہ کے لاکھوں مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔ قرطبہ۔ طلیطلہ اور غرناطہ میں مسلمانوں کے عہد حکومت کی بعض یادگاریں اب بھی موجود ہیں۔ قلعہ الحمراء کے بھی آثار باقیہ پائے جاتے ہیں۔ جس سے مسلم سپین کے شاندار عروج اور عبرتناک زوال نیز ابو عبد اللہ کی غداری کی پوری داستان آنکھوں کے آگے آ جاتی ہے۔ آہ۔ سپین کے سینکڑوں مفسر، فقیہ، فلسفی۔ صوفی۔ ادیب۔ سائنسدان۔ جرنیل اور تاجدار جن کی خاک پا نے اس ملک کو ہمدوش ثریا بنا دیا تھا زیر خاک آسودہ ہیں۔ اور عظمت اسلام کا خزانہ یورپ کے دروازہ پر لٹ چکا ہے۔

سلطان فتح علی ٹیپو کی المناک شہادت اور ریاست میسور کے بعض عمال کی غداری

مدینہ، بغداد اور غرناطہ میں منافقین کی تباہ کاریوں کا دلدوز منظر پیش کرنے کے بعد اب برصغیر پاک و ہند کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں تو یہاں بھی

الا انہم ھم المفسدون

کی قرآنی صداقت ایک ناقابل تردید حقیقت بن کر سامنے آتی ہے۔ جس کی واضح مثال میسور کے آخری بادشاہ سلطان فتح علی ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ کا حادثہ شہادت ہے جو میر صادق۔ میر معین الدین، میر قمر الدین، میر غلام علی اور پورنیا وغیرہ جیسے ناک حرامول کی سازش سے ہوا۔

تاریخ میسور سے ثابت ہے غداریوں اور قلب فروشیوں سے انگریزی فوج میسور کے پائے تخت سرنگا پٹم تک پہنچی۔ اور سلطان ٹیپو قلعہ میں محصور ہونے پر مجبور ہو گیا۔ اس نے حرم سرا کی چاروں طرف ایک خندق کھدوا کر بارود بچھوا دی کہ انگریز اندر آ جائیں تو حفظ ناموس کے لئے حرم سرا کو اڑا دیا جائے۔ سرداروں کو مع فوج توپ خانہ کے ضروری مقامات پر متعین کیا۔

اور ایک دستہ انگریزوں کا سامان رسد روکنے کے لئے روانہ کیا۔ مگر وہاں تو سب ملی بھگت کئے بیٹھے تھے سلطان کے حکم کی کسی نے تعمیل نہیں کی بلکہ یہاں تک غداری کی کہ کرنل ہِسن اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ۵ اپریل اور ۶ مئی کی شب میں لفٹیننٹ بل اور لفٹیننٹ لارنس خندق پار ہو کر قلعہ میں ہو آئے تھے۔ ۴ مئی ۱۷۹۹ء کو سلطان ٹیپو نے فصیل کا معائنہ کر کے اسی جگہ بیٹھ کر چند لقمے کھائے اور اپنے ان امراء و وزراء سے جو اس وقت حاضر تھے مخاطب ہو کر کہا:

"اس غداری کا نتیجہ تمہیں اس وقت معلوم ہوگا۔ جب تم اور تمہاری آئندہ نسلیں اس ملک میں محتاج اور ذلیل ہو کر ایک ایک دانہ چاول اور پیاز کی ایک ایک گٹھی کو ترسیں گی۔"

یہ کہکر سلطان نے تلوار پرٹلے میں ڈالی اور اپنا دونالی بندوق ہاتھ میں لی اور اپنے مخلص اور جاں نثار خدام کے ساتھ چھوٹے دروازے سے باہر نکلا۔ یہ خبر اس کے نمکحرام وزیروں نے فوراً انگریزی جرنیل کو پہنچا دی اور وہی دروازے کے قریب انگریزی فوج کے ساتھ دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ قریباً تین گھنٹہ تک سلطان نے انگریزی فوج کی پیشقدمی کو روکے رکھا لیکن چونکہ یودینا اور معین الدین کی غداری سے انگریزی فوج قلعہ سرنگاپٹم کی جنوبی فصیل اور مشرقی دروازے پر قابض ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی اور شہر کی اندرونی فصیل سے گولیوں کی بوچھاڑ کر رہی تھی۔ اس لئے سلطان ٹیپو نے پیچھے ہٹنا شروع کیا اور قدم قدم پر کامیاب مدافعت کرتے ہوئے شہر کے بڑے دروازے کے قریب پہنچ گیا اس وقت جنوب مشرق سے آنے والی انگریزی فوج سے بھی مقابلہ شروع ہو گیا۔ جس کی وجہ سے سلطان اپنے جاں نثاروں کے ساتھ تین طرف سے گھر گیا۔ یہی موقعہ تھا جبکہ سلطان نے ایک غدار افسر کے جواب میں یہ تاریخی الفاظ کہے کہ "گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی اچھی ہے" سلطان یہ کہکر بے جگری سے دشمن کی سپاہ پر ٹوٹ پڑا۔ غداروں سے یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ سلطان بذات خود اس لڑائی میں شریک ہے۔ انگریزی فوج نے اپنی پوری طاقت سے حملہ کر دیا۔ اس وقت تک سلطان کو قریباً ساڑھے پانچ گھنٹے دشمن کا مقابلہ کرتے ہو گئے تھے جسم تھک کر چور ہو رہا تھا مگر قلب و روح جذبہ جہاد سے سرشار تھی۔ سلطان اب بھی داد شجاعت دے رہا تھا کہ اسی اثناء میں سلطان کے دل کے قریب ایک گولی لگی اور ملت اسلامیہ کے اس غیور جرنیل کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ کے حضور پہنچ گئی۔ اس معرکہ میں سلطان کے بارہ ہزار جاں نثاروں نے جام شہادت نوش کیا۔ ادھر سلطان کی لاش محل میں لائی گئی۔ ادھر شہر میں ہر جگہ لوٹ مار اور غارت گری کا بازار گرم ہو گیا۔ گھر تباہ کر دئے، مال و زر لوٹ لیا گیا۔ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی اور بے شمار مردوں اور عورتوں کو قتل کیا گیا۔ انگریزی جرنیل لارڈ ہارس شیر ہندوستان سلطان ٹیپو کی نعش پر آیا تو فرط خوشی سے پکار اٹھا کہ آج ہندوستان ہمارا ہے" اور عملاً ایسا ہی ہوا۔ اس سانحہ عظمیٰ کے بعد انگریز بے کھٹکے پورے برصغیر پر قابض ہو گئے اور یہ سب کچھ سلطنت میسور کے منافق اور غدار امیروں، عاملوں اور وزیروں کے باعث ہوا۔ محمود خان محمود بنگلوری نے تاریخ سلطنت خداداد نے ان حقائق پر مفصل روشنی ڈالی ہے جو قابل مطالعہ ہے۔

حضرت مصلح موعود کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

تاریخ اسلام کے دور اول کے یہ چار دل خونچکاں اور زہرہ گداز واقعات جو نہایت اختصار و اجمال کے ساتھ بطور نمونہ عرض کئے گئے ہیں۔ منافقت جیسی بدترین اور مہلک ترین آفت کی ہولناکی کے نہایت وسیع اور تلخ عواقب و نتائج کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں جن سے ہر اس درد مند دل کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں حصہ دار بننا چاہتا ہے خصوصاً احمدیوں کو جن کے کمزور کندھوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی قیادت میں تین صدیوں کے اندر اندر اسلام کی عالمگیر حکومت کے قیام کا بار گراں ڈالا ہے (سورہ بقرہ کی پہلی ستر آیات کی روشنی میں) اسلامی تاریخ کے اس رنگین ورق کا بکثرت مطالعہ کرنا، منافقت کی ہر راہ پر مضبوط اور فولادی تعمیر کرنا اور اپنی نسلوں کو قلعہ محمدی کی حفاظت و صیانت کے لئے قیامت تک سرتاپا جہد و عمل بنائے رکھنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں جماعت احمدیہ کو اپنے اس قومی فریضہ کی ادائیگی کی طرف بار بار توجہ دلائی۔ چنانچہ آیت "قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ" کی تفسیر میں حضور نے ارشاد فرمایا:-

"منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ جب تنظیم نہ ہو تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے لیکن جب ایک جماعت منظم ہو تو اسے چھوڑنا کمزور دل لوگوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے اس لئے وہ ایک طرف تو اپنی جماعت سے بھی تعلق بنائے رکھتے ہیں اور دوسری طرف خفیہ خفیہ اس کے مخالفوں سے بھی ساز باز شروع کر دیتے ہیں جماعت احمدیہ چونکہ ایک منظم جماعت ہے اسے اس خطرہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے منافقوں کا وجود اس میں پایا جانا اس کی کمزوری کی علامت نہیں بلکہ اس کی تنظیم کا ثبوت ہے ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ منافقوں کی چالوں کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں سمجھے اور انہیں مدنظر رکھکر منافقوں کو پہچانے اور ان سے وہی معاملہ کرے جو قرآن کریم نے تجویز کیا ہے اور ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئے کہ وہ شیطان کی طرح خیر خواہ بن کر ہی حملہ کیا کرتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۷۶ مطبوعہ ۲۳ ہجرت / مئی ۱۳۲۷ ہش / ۱۹۴۸ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا قبل از وقت انتباہ

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ کو ۱۹۱۵ء میں یہاں تک انتباہ فرمایا کہ

"تم لوگ تیار ہو جاؤ تاکہ تم بھی اس قسم کی کسی غلطی کا شکار نہ ہو جاؤ کیونکہ اب تمہاری فتوحات کا زمانہ آ رہا ہے اور یاد رکھو کہ فتوحات کے زمانہ میں ہی تمام فسادات کا بیج بویا جاتا ہے جو اپنی فتح کے وقت اپنی شکست کی نسبت نہیں سوچتا اور اقبال کے وقت ادبار کا خیال نہیں کرتا اور ترقی کے وقت تنزل کے اسباب کو نہیں مٹاتا اس کی ہلاکت یقینی اور تباہی لازمی ہے نبیوں کی جماعتیں بھی اس فساد سے خالی نہیں ہوتیں اور وہ بھی جب ترقی کرتی ہیں اور ایسے لوگ ان میں داخل ہوتے ہیں جنہوں نے نبی کی صحبت نہیں پائی ہوتی ..... تو ان میں بھی فساد شروع ہو جاتا ہے جو آخر کار ان کو مختلف جماعتوں میں تقسیم کر کے ان کے اتحاد کو توڑ دیتا ہے یا ان کی جڑ کو ایسا کھوکھلا کر دیتا ہے کہ ان کی روحانی طاقتیں ضائع ہو جاتی ہیں۔" (انوار خلافت صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰ لیکچر ۱۹۱۵ء بمقام قادیان)

حضرت مصلح موعودؓ کی دعائے خاص

حضرت مصلح موعودؓ نے آئندہ آنیوالے خلفاء کی مشکلات کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ دعا بھی فرمائی کہ:-

"خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہارے ساتھ ہو اور میری بھی مدد کرے اور مجھ سے بعد آنے والے خلیفوں کی بھی کرے اور خاص طور پر کرے کیونکہ ان کے مشکلات مجھ سے بہت بڑھ کر اور بہت زیادہ ہونگے ..... مجھے حضرت علیؓ کی یہ بات یاد کر کے بہت ہی درد پیدا ہوتا ہے ان کو کسی نے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد میں تو ایسے فتنے اور فساد نہ ہوتے تھے جیسے آپ کے وقت میں ہو رہے ہیں آپ نے اسے جواب دیا کہ او کمبخت حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ماتحت میرے جیسے شخص تھے اور میرے ماتحت تیرے جیسے لوگ ہیں غرض جوں جوں دن گذرتے جائیں گے حضرت مسیح موعودؑ کے صحبت یافتہ لوگ کم ہو جائینگے اور آپ کے تیار کردہ انسان قلیل ہو جائیں گے پس قابل رحم حالت ہوگی اس خلیفہ کی جس کے ماتحت ایسے لوگ ہوں گے خدا تعالیٰ کا رحم اور فضل اس کے شامل ہو اور اس کی برکات اور اس کی نصرت اس کے لئے نازل ہوں جب ایسے مخالف حالات میں اسلام کی خدمت کرنی پڑیگی۔" (انوار خلافت صفحہ ۱۵۳/۱۵۴)

بالآخر خدائے عزوجل کے حضور نہایت عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس ناچیز اور پرتقصیر کو بھی اور دوسرے تمام احمدیوں کو بھی توفیق بخشے کہ ہم سب زندگی کے آخری سانس تک اس عہد بیعت کو کمال وفاداری، اخلاص اور فدائیت سے نباہنے والے ثابت ہوں جو ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دامن سے وابستہ ہو کر اور حضور کے دست مبارک پر اپنے ہاتھ رکھکر اپنے مولائے حقیقی سے باندھا ہے اور خدا کرے کہ "شیطان کا کوئی وار کامیاب نہ ہو" جماعتی اتحاد میں نفاق کا کوئی رخنہ واقع نہ ہو" اور "اسلام کا یہ مبارک م قافلہ اپنی پوری رفتار کے ساتھ منزل مراد کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

م قافلہ اپنی پوری رفتار کے ساتھ منزل مراد کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

فہرست کارکنان جلسہ سالانہ

نوٹ :- یہ فہرست برائے اطلاع الفضل میں شائع کی جارہی ہے تاکہ یہ کارکنان اپنے مفوضہ کام کے بارے میں پروگرام بنا کر کام شروع کر سکیں اور ضروری امور پر وقت طے کرلیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

نام صیغہ	افسر صیغہ	نائب افسر صیغہ
افسر جلسہ سالانہ	سید داؤد احمد صاحب	چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب سید میر محمود احمد صاحب
نظامت پبلسٹی سٹور	پروفیسر حمید اللہ صاحب ایم اے	ماسٹر عبد السمیع صاحب ماسٹر سعد اللہ صاحب
نظامت طبی امداد	ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر	ڈاکٹر مرزا مبشر احمد۔ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب
نظامت محنت	مرزا غلام احمد صاحب ایم اے	منصور احمد خان نعیم احمد خانصاحب کراچی
نظامت سوئی گیس	چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب ایم۔ اے	منیر احمد خانصاحب کراچی مولوی نور احمد صاحب آڈیٹر
نظامت تنقیح حسابات معائنہ	میاں عبد الحق صاحب رامہ فرزانہ ملک سیف الرحمٰن صاحب	میاں عبد الحیم احمد صاحب مرزا رفیع احمد صاحب مولوی محمد احمد صاحب جلیل چوہدری علی اکبر صاحب
نظامت مکانات	ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی	ڈاکٹر مرزا محمود بیگ صاحب پروفیسر محمد اسلم شاد صاحب ایم اے پروفیسر صادق علی صاحب ایم۔ ایس سی پروفیسر محمد شریف خان صاحب ایم ایس سی
نظامت معلومات و فوری امداد	پروفیسر حمید احمد صاحب ایم اے	مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی مرزا رفیق احمد صاحب
نظامت استقبال و الوداع	پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب ایم ایس سی	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی ماسٹر اقبال شعید صاحب مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی شیخ خادم حسین صاحب عبد الرزاق صاحب (برائے اڈہ)
نگرانی و حاضری معاونین	پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی	پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر ایم اے پروفیسر رحمت علی صاحب مسلم ایم اے ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارچوری مولانا غلام باری صاحب سیف
نظامت مہمان نوازی مستورات	پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب ایم ایس سی	حسن محمد خان صاحب عارف مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مولوی محمد اشرف ممتاز صاحب
انتظام پرالی	چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال ایم اے	شیخ عبد الخالق صاحب
انتظام بازار	پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی	
انتظام صفائی	چوہدری منیر احمد صاحب عارف سٹاف	علی محمد صاحب لحم ماسٹر حمید احمد صاحب حسنیاسی
انتظام تعمیر	چوہدری منیر احمد صاحب عارف	

نام صیغہ	افسر صیغہ	نائب افسر صیغہ
انتظام گوشت	پروفیسر منور شمیم صاحب خالد ایم اے	ممتری عبد الغنی صاحب ڈاکٹر خیر الدین صاحب (طبی مشیر)
انتظام پرہیزی	مولوی نور الحق صاحب تنویر	منصور احمد عمر صاحب
انتظام آب رسانی	خلیفہ صباح الدین صاحب	محمد ابراہیم صاحب بی اے (دیوان)
انتظام روشنی	محمد احمد صاحب انور ایم اے	
نظامت اجراء پرچی خوراک	چوہدری فضل احمد صاحب ناظر تعلیم	عطاء المجیب راشد صاحب
نظامت تصدیق پرچی خوراک	مولوی محمد صدیق صاحب ایم اے	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم
لنگر خانہ دار الصدر	مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے	مولوی عبد المالک صاحب شاہد (مربی) چوہدری محمد علی صاحب ایم اے
لنگر خانہ دار الرحمت	مرزا طاہر احمد صاحب	پروفیسر عبد الجلیل صاحب ایم اے مولوی نور احمد صاحب منیر
لنگر خانہ دار العلوم	مرزا انس احمد صاحب ایم اے	مولوی عبد القادر صاحب ضیغم
نظامت مہمان نوازی دار الصدر	ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی	مولوی بشارت احمد بشیر صاحب پروفیسر عبد الشکور اسلم صاحب
نظامت دار العلوم	ملک حبیب الرحمٰن صاحب	مرزا انور احمد صاحب مرزا مجید احمد صاحب ایم اے سعید احمد صاحب ایم اے

نقشہ فرودگاہ مہماناں

قیام گاہ	نام جماعت	افسر مہمان نوازی	نائب افسر مہمان نوازی
جامعہ احمدیہ	سرگودھا شہر و ضلع	مولوی نور الحق صاحب انور	ماسٹر منصور احمد صاحب ماسٹر محمد اسلم صاحب ماسٹر مسعود احمد صاحب
ہوسٹل جامعہ احمدیہ	شیخوپورہ شہر و ضلع ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر	ماسٹر عبد الرشید صاحب مرزا محمد لطیف صاحب مربی
تعلیم الاسلام کالج (پرانی عمارت)	لاہور شہر و ضلع کیمبل پور شہر و ضلع بہاولپور ڈویژن	پروفیسر عطاء اللہ صاحب ایم اے	محفوظ الرحمٰن صاحب ایم اے ماسٹر سعادت علی شاہ صاحب
فضل عمر ہوسٹل	پرائیویٹ قیامگاہ	پروفیسر مسعود احمد عاطف ایم ایس سی	جماعت علی شاہ صاحب (بیت المال آمد) عبد الغفور صاحب (امر السپکر) عنایت اللہ صاحب (بیت المال آمد)
طبیہ کالج (سابق ہیرج)	مظفر گڑھ شہر و ضلع میانوالی شہر و ضلع	ماسٹر محمد بخش صاحب	ماسٹر عبد القدیر صاحب عظمت اللہ صاحب بھٹی
بشیر حال (ہائی سکول)	گجرات شہر و ضلع	مولوی محمد ابراہیم صاحب مبشر	ملک محمد سلیم صاحب خاصہ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ماسٹر محمد حسین صاحب آزاد ماسٹر خالد محمود صاحب
بورڈنگ ہاؤس	گوجرانوالہ شہر و ضلع راولپنڈی شہر و ضلع	ماسٹر ثابت احمد صاحب	ماسٹر منیر احمد صاحب راجہا ماسٹر محمود احمد صاحب شمیم ماسٹر نعیم احمد صاحب قریشی
تعلیم الاسلام ہائی سکول	ساہیوال شہر و ضلع جہلم شہر و ضلع۔ خیرپور ڈویژن۔ حیدرآباد ڈویژن ملتان شہر و ضلع	ماسٹر بشیر احمد صاحب	ماسٹر نذیر احمد صاحب۔ ماسٹر عبد رب صاحب۔ ماسٹر امیر الدین صاحب مولوی نور الدین صاحب منیر
ایوان محمود	سیالکوٹ شہر و ضلع	پروفیسر شریف خالد صاحب ایم اے	ماسٹر سعید احمد صاحب جوہ ماسٹر عطاء اللہ صاحب مولوی عبد الشکور صاحب
دار الضیافت	قادیان۔ بھارت۔ کوئٹہ قلات ڈویژن۔ کراچی ڈویژن مشرقی پاکستان	پروفیسر سلطان اکبر صاحب ایم اے	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نائیق ماسٹر عبد المجید صاحب ماسٹر عبد الغفور صاحب

(باقی صفحہ

نوجوانوں کی تربیت کیلئے تاریخ احمدیت کا مطالعہ ازحد ضروری ہے ادارۃ المصنفین ربوہ

قیام گاہ	نام جماعت	افسر مہمان نوازی	نائب افسر مہمان نوازی
دفاتر انصار اللہ	پشاور ڈویژن	محمد لطیف صاحب ایم اے	مولوی رحمت اللہ صاحب مربی
	ڈیرہ اسمٰعیل خان	تعلیم الاسلام کالج	بشیر احمد صاحب (انصار اللہ)
	افغانستان		
تعلیم الاسلام کالج (نئی عمارت)	جنگ شہر و ضلع	ڈاکٹر ناصر احمد صاحب عبوری ایم اے	ماسٹر ظہور احمد صاحب۔ ماسٹر احمد علی صاحب۔ ماسٹر دل محمد صاحب
	لائلپور شہر و ضلع		
	آزاد کشمیر	پی ایچ ڈی	محمد جمال صاحب انسپکٹر بیت المال) چوہدری حاکم علی صاحب بیت المال)
اجتماعی خیمہ جات	پرائیویٹ قیام گاہ	چوہدری رشید الدین صاحب مربی	مولوی بشیر احمد قمر
		مولوی محمد عثمان صاحب ایم اے	ماسٹر عبدالرشید صاحب محمد ظفر اللہ صاحب (پنجاب یونیورسٹی)

دلچسپ اور مفید طبی تجربات نمبر ۳

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان "آپ کی تجویز کردہ بے بی ٹانک دونوں بچوں کو استعمال کرا رہا ہوں۔ حیرت انگیز اثر کیا۔ دونوں نے پہلے روز سے مٹی کھانا ترک کر دیا۔"

پیکنگ -/۳ اور ۱/۲۵ خرچہ ڈاک ۱/۵۰

معالجین اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

کیور بیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

دلچسپ اور مفید طبی تجربات نمبر ۴

از سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا "خاکسار نے گھٹنے کی درد میں پینکیور (Pain-Care) استعمال کر کے خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل شفا پائی۔"

پیکنگ -/۱۰ روپیہ ڈاک خرچ ۱/۵۰

معالجین اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

کیور بیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بچے عزیزم مبشر احمد ناصر کی بیوی عزیزہ ڈاکٹر امۃ السلام کا ۱۵ دسمبر سے ایم بی بی ایس کا امتحان ہو رہا ہے۔ براہ کرم جملہ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ (عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری۔ گوجرانوالہ)

۲۔ مکرم ملک عبید اللہ صاحب آف جھنگ کے بیٹے عزیز خالد محمود دماغی عارضہ میں کافی عرصہ سے مبتلا ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۳۔ مکرم مرزا نذیر علی صحابی آجکل صاحب فراش ہیں۔ نیز نظر میں کمی ہو رہی ہے۔ ان کی شفایابی کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ نیز مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب احمدی سکنہ سوہا و ڈھلوں جو آجکل کراچی مقیم ہیں۔ اب پہلے سے دو بیعت ہیں جماعت ڈھلوان کے روحِ رواں ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں (مسعود احمد سوہا وی دفتر ناظر اعلیٰ ربوہ)

۴۔ خاکسار کی امی جان عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ لیکن ایک دو روز سے بہت ہی بیمار ہو گئی ہیں اور پسلی میں شدید درد ہوتا ہے۔ جس وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امی کو مکمل صحت سے جلد نوازے۔ مبشر احمد طاہر لاہور

۵۔ خواجہ نور الحق صاحب بٹ درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ دونوں گردوں کے اپریشن ہو چکے ہیں۔ درد کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔ تکلیف ناقابل برداشت ہے۔ حالات مذکورہ کے پیش نظر سے اہل و عیال اور عزیز و اقارب بہت متفکر ہیں قارئین کرام اور بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی اور خوشنودی الٰہی حاصل کر کے نیوالی زندگی عطا فرمائے۔ عبد الکریم خالد۔ مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور

صدہا روپیہ سے تیار ہونیوالے تالیف

خاکسار نے بڑی محنت اور کوشش سے مندرجہ ذیل تین کتابیں جو اصل میں انگریزی وغیرہ میں تھیں تبلیغ حق کے لئے تیار کروائی ہیں جو ازحد دلچسپ ایمان افزاء اور تبلیغ کے لئے اکسیر اثر رکھتی ہیں۔

۱۔ چشمدید شہادت واقعہ صلیب مسیح علیہ السلام جس کا انگریزی ایڈیشن ۱۹۰۷ء سے نایاب اور ناپید ہو چکا ہے۔ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸

۲۔ مقدس کفن مسیح علیہ السلام پر یورپ جرمنی کے سائنسدانوں کی مکمل ریسرچ کی رپورٹ مع فوٹو چشمدید شہادت کے ساتھ مفت بلا قیمت۔

۳۔ حضرت مسیح کشمیر میں مع آٹھ فوٹو قرآن کریم حدیث شریف اور تاریخی حوالہ جات کا آپ لوڈیڈ مجموعہ مع دیگر چھوٹے ہمکار مضامین قریباً اڑھائی سو صفحات کی بے نظیر دلچسپ کتاب اڑھائی روپیہ ۲/۵۰ دلوہ

حکیم عبد اللطیف شاہد و افضل برادرز گلبازار ربوہ

مرہم سفید

بچوں کے پھوڑے پھنسیوں کے لئے ۱۔۰۰

حب مسان

سوکھے کے بخار کی مجرب دوا ۳۔۰۰

گرہ منتی

پیدائش کے بعد بچے کی پہلی غذا ۱۔۰۰

بچوں کی چونڈی

دستوں کو روکنے کیلئے بہترین دوا ۱۔۰۰

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

خدا کی پیدا کردہ آرزو

ماہنامہ الفرقان کا ذکر کرتے ہوئے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔" (الفضل ۱۸ جولائی ۵۹ء)

کیا آپ خدا کی پیدا کردہ اس آرزو کی تکمیل میں حصہ لے رہے ہیں؟ خود خریدار بنیئے اور دوسروں کو تحریک کیجئے۔

شرح چندہ سالانہ چھ روپے صرف

منیجر الفرقان ربوہ

نسوانی امراض کی نسوانی بایوکیمک مجرب

قیمت فی شیشی -/۲ دو ائیں

دیگر مجربات درج ذیل ہیں:۔

★ بواسیر کے لئے۔ نیو پائلز کورس -/۸

★ کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے۔ شفا بے بی ٹانک ۲/۵۰

★ پائیوریا کے لئے۔ پائیوریا کیور -/۴

★ خاص طاقت کے لئے۔ سپیشل ڈبہ پیکنگ ۶/

★ تمام نسوانی امراض کے لئے۔ لیڈیز ٹانک ۵/

ایسے ۱۵ سے زائد انسانی اور حیوانی مجربات کا کتابچہ مفت

شفا ہومیو میڈیکل سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار لائلپور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم۔ کیپیٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد۔ لائلپور

فاؤنٹین پین کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

تفسیر القرآن انگریزی ایک جلد میں

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید)

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے بڑی تفسیر القرآن انگریزی کا خلاصہ ایک جلد میں شائع ہو گیا ہے۔ بڑی تفسیر تین جلدوں اور تقریباً تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے جس کا خریدنا اور پڑھنا ہر ایک کے لئے ممکن نہ تھا اور شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ اس کا خلاصہ تیار کرایا جائے سو یہ ضرورت اب پوری ہو گئی ہے۔

اس تلخیص میں آیات کے انگریزی ترجمہ پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے اور ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں مختصر تشریحی نوٹس دیئے گئے ہیں جن کی تیاری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے تفسیری نوٹوں سے استفادہ کیا گیا ہے اس حصہ میں بڑی تفسیر انگریزی کے اکثر مضامین کا خلاصہ آ گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی خوبیوں کے علاوہ ان اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے جو عیسائی معترضین نے اسلام پر کئے ہیں۔ کہیں کہیں مشکل عربی الفاظ کی لغت بھی بیان کی گئی ہے نیز آخر میں ایک مفصل انڈیکس بھی شامل کر دیا گیا ہے جس کے ذریعہ اس کے مضامین کو تلاش کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔

یہ تلخیص $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز میں ۱۴۷۸ صفحات پر مشتمل ہے اور دو قسم کے کاغذ پر شائع کرائی گئی ہے۔ اوّل بائیبل پیپر پر اور دوم کرنا فلی پیپر پر۔ جلد آئیل کلاتھ کی ہو گی۔

اس کے علاوہ دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مصنفہ حضرت مصلح موعودؓ تلخیص کے حصہ کے طور پر علیحدہ جلد کی صورت میں شائع کرایا گیا ہے تاکہ جن احباب کے پاس دیباچہ پہلے موجود نہ ہو وہ دیباچہ بھی خرید سکیں۔

تلخیص تفسیر القرآن انگریزی اور دیباچہ تفسیر القرآن جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی دکان واقع گول بازار سے مل سکے گی۔

قیمت تفسیر القرآن بائیبل پیپر ۳۰ روپے
قیمت دیباچہ تفسیر القرآن " " ۷ " } دونوں کے لئے ۳۵ روپے

قیمت تفسیر القرآن کرنا فلی پیپر ۱۶ "
قیمت دیباچہ " " " ۵ " } دونوں کے خریدار کے لئے ۲۰ روپے

سکولوں اور کالجوں وغیرہ کے طلباء کے لئے یہ رعایت ہو گی کہ تصدیق پیش کرنے پر کرنا فلی پیپر والی تفسیر القرآن معہ دیباچہ پندرہ روپے میں بغیر دیباچہ بارہ روپے میں دی جائے گی۔

چونکہ فی الحال محدود تعداد میں جلدیں تیار ہو سکی ہیں اس لئے احباب بذریعہ خط مینیجنگ ڈائریکٹر دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ کو اطلاع دے کر اپنی کاپی ریزرو کرا لیں جو جلسہ سالانہ پر انہیں مل سکے گی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات

(بقیہ صفحہ اوّل)

انتظام محض تجربۃً کیا جا رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کے تینوں لنگر خانوں میں حسب سابق تنور بھی نصب کرائے گئے ہیں۔ چنانچہ لنگر خانہ نمبر ۱ میں جو جلسہ سالانہ کا مرکزی لنگر خانہ ہے گزشتہ سال کی طرح ۶۶ تنور اور چالیس چولہے لگائے جا چکے ہیں۔ یہ سب تنور اور چولہے سوئی گیس سے چلیں گے۔ اسی طرح لنگر خانہ دارالرحمت اور لنگر خانہ دارالعلوم کو بھی ہر طرح درست اور تیار کر دیا گیا ہے اور ان میں حسب ضرورت اجناس وغیرہ پہنچا دی گئی ہیں۔

پرالی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ضرورت کے مطابق پرالی فراہم کر لی گئی ہے انشاء اللہ اس بارہ میں مہمانوں کو کوئی دقت محسوس نہیں ہو گی۔ البتہ علیحدہ رہائش گاہوں کے سلسلہ میں امسال پہلے کی نسبت احباب کی طرف سے اب تک تیس سے پچاس فیصد زیادہ مطالبے موصول ہو چکے ہیں اس کے بالمقابل اہل ربوہ کی طرف سے زیادہ تعداد میں کمرے پیش نہیں کئے گئے ہیں۔ آپ نے اہل ربوہ کو توجہ دلائی کہ وہ مزید ایثار سے کام لیتے ہوئے اور زیادہ تعداد میں مکانات اور کمرے پیش کریں تاکہ اس ضمن میں احباب کے مطالبوں کو پورا کیا جا سکے۔

آپ نے مزید بتایا امسال بھی سڑکوں پر چھڑکاؤ کرنے اور لنگر خانوں میں حسب ضرورت پانی پہنچانے کے لئے دو ٹینکروں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایک ٹینکر تو انشاء اللہ ۱۹ دسمبر کی شام کو ربوہ پہنچ جائے گا۔ دوسرا ٹینکر حاصل کرنے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔

الغرض جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو ہر لحاظ سے مکمل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جا رہی۔ ادھر اہل ربوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے پوری طرح تیار ہو چکے ہیں اور دیدہ و دل فرش راہ کئے ان کی تشریف آوری کے بشدت منتظر ہیں۔

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کے خدام شعبہ خدمت خلق کے تحت حسب سابق ۲۴ دسمبر کی شام سے لے کر ۲۵ دسمبر کی رات تک اڈہ لاریاں اور ریلوے اسٹیشن لائل پور پر جلسہ سالانہ پر ربوہ جانے والے احباب کی خدمت کے لئے ڈیوٹی سرانجام دیں گے۔

احباب زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔

ناظم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر

جلسہ سالانہ پر عارضی دکانیں لگانے کے خواہشمند توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دکانوں کے اجازت ناموں کا اجراء اور قطعات کی الاٹمنٹ ۲۱ فتح (دسمبر) کو دو بجے بعد دوپہر دفتر جلسہ سالانہ میں شروع ہو گی۔ درخواست دہندگان اپنی مکمل درخواستیں نظارت امور عامہ کی تصدیق کے ساتھ قبل از وقت بھجوا دیں۔

(منتظم بازار جلسہ سالانہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایم۔ اے (عربی) کا شاندار نتیجہ

امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ اے عربی کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے سات طالبات شامل ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب پاس ہوئیں اور نتیجہ سو فیصد رہا ہے۔

عزیزہ امۃ الباسط شریف بنت محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ کیمبیا $\frac{501}{700}$ نمبر لے کر اخبار میں شائع شدہ نتیجہ کے مطابق یونیورسٹی میں دوم اور عزیزہ امۃ الرفیق بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب گولبازار ربوہ یونیورسٹی میں سوم رہی ہیں۔ اسی طرح عزیزہ حلیمہ زاہدہ و عزیزہ امۃ الرؤف نے یونیورسٹی میں چھٹی اور ساتویں پوزیشن حاصل کی ہے۔

سات میں سے چھ طالبات فرسٹ ڈویژن میں اور ایک سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

پرنسپل
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴